شیخ غلام ہمدانی مصحفی

(1749–1824)

مصحفی امروہہ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نواب ٹانڈہ (ضلع بریلی) کے یہاں ملازم ہوگئے۔ لیکن دو ایک برسوں ہی میں نواب کے انتقال کے باعث یہ ملازمت چھوٹ گئی۔ کچھ دن لکھنؤ میں گزار کر دہلی چلے آئے۔ قریب بارہ سال تک دہلی میں رہے لیکن اطمینان نصیب نہ ہوا۔ معاشی اعتبار سے خاصے پریشان رہے۔ بالآخر 1784 میں دوبارہ لکھنؤ چلے آئے اور 75 سال کی عمر میں وہیں انتقال کیا۔

اِن ساری الجھنوں اور پریشانیوں کے باوجود مصحفی شعروسخن کی آبیاری کرتے رہے اور اردو کے آٹھ دیوان مرتب کیے۔ اس کے علاوہ فارسی کا ایک دیوان بھی تیار کیا۔ اردو شعرا کے تین تذکرے بھی ان کی یادگار ہیں۔ شاعری کی جملہ اصناف میں طبع آزمائی کی اور ہر صنف میں قابل قدر کارنامے انجام دیے۔ ان کے بہت سے شاگرد تھے، جن میں خواجہ حیدرعلی آتش قابل ذکر ہیں۔

مصحفی کے کلام میں اتنی گہرائی اور مضامین میں اتنا پھیلاؤ نہیں ہے جتنا میرتقی میر کے یہاں ہے، لیکن مصحفی کو زندگی اور خاص کر عشق کے متنوع تجربات کو بیان کرنے پر قدرت حاصل ہے۔ مصحفی کے بہت سے شعروں میں بے ساختگی کے عنصر نے ایک خاص اثر انگیزی پیدا کردی ہے۔ انھوں نے انوکھے اور نئے مضامین بھی خوب صورتی کے ساتھ باندھے ہیں۔ شوخی کا پہلو بھی ان کے اشعار کی ایک نمایاں خوبی ہے۔

غزل

کیا کریں جا کے گلستاں میں ہم — آگ رکھ آئے آشیاں میں ہم
جانتے آپ سے جدا تجھ کو — کرتے گر فرق جسم و جاں میں ہم
شاخِ گل کے گلے سے مِل مِل کر — روتے ہیں موسمِ خزاں میں ہم

مصحفیؔ عشق کر کے آخر کار
خوب رسوا ہوئے جہاں میں ہم

(شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ)

مشق

سوالات

1۔ مصحفیؔ نے گلستاں میں نہ جانے کی کیا وجہ بتائی ہے؟
2۔ جسم و جاں میں فرق کرنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3۔ شاعر موسمِ خزاں میں شاخِ گُل سے گلے مل کر کیوں رو رہا ہے؟
4۔ اس شعر کی تشریح کیجیے:

مصحفیؔ عشق کر کے آخر کار — خوب رسوا ہوئے جہاں میں ہم